REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ‖ ۸ فتح ۱۳۳۸ھش ‖ ۸ دسمبر ۱۹۵۹ء ‖ نمبر ۲۸۹

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ اس سال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء (ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

پرسوں اور کل طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ البتہ شام کے قریب کچھ اعصابی بے چینی ہو جاتی رہی

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۷ دسمبر۔ بوقت سوا دس بجے صبح۔

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ البتہ شام کے قریب کچھ اعصابی بے چینی ہو جاتی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۷ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ صحابہ کرام واحباب جماعت کی خدمت میں کامل وعاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

نائیجیریا کے فیڈرل انتخابات میں

تین احمدی احباب کی شمولیت

نائیجیریا مغربی افریقہ میں ۱۲ دسمبر کو فیڈرل الیکشن ہو رہا ہے جس میں ہمارے مندرجہ ذیل تین احمدی دوست شامل ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۱) رحیم (ریم) بالا صاحب
(۲) ابراہیم یعقوب بیگا صاحب
(۳) شیخ احمد محمد صاحب

(وکالت تبشیر)

درخواستِ دعا

— از حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب —

میرے پوتے حافظ صالح محمد الہ دین ابن علی محمد الہ دین بغرض اعلیٰ تعلیم حکومت کے سکالرشپ پر ۱۶ اکتوبر کو عازم امریکہ ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت کے ساتھ ۲۰ اکتوبر کو شکاگو پہنچ گئے ہیں۔ میں بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور دیگر احباب جماعت سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب ان کی اعلیٰ کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے وجود کو سلسلہ کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔

تقریب رخصتانہ

کل مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار ۵ بجے شام احمد نگر ربوہ میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقعہ پر مسجد مبارک میں افتخار احمد صاحب ایاز ابن محترم جناب مختار احمد صاحب ایاز ٹانگانیکا مشرقی افریقہ کے ہمراہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ پر تعلیم الاسلام کالج کے ممبران سٹاف اور دیگر مقامی احباب کے علاوہ از راہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں خلیل الرحمٰن صاحب نے درثمین میں سے نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ان کے بعد عطاء الرحیم صاحب نے ایک اور دعائیہ نظم جو خاص اس موقعہ کے لئے لکھی گئی تھی خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ رشتہ بہت دور دور از علاقوں کے درمیان قائم ہوا ہے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کا وطن جالندھر ہے اور مکرم مختار احمد صاحب ایاز بھیرہ کے قریب قصبہ میانی کے رہنے والے ہیں۔ نہ صرف یہ دونوں مقامات ایک دوسرے سے کافی فاصلہ پر واقع ہیں بلکہ اب جبکہ مولوی صاحب ربوہ میں رہائش رکھتے ہیں اور ایاز صاحب کا خاندان مشرقی افریقہ کے علاقہ ٹانگانیکا میں مقیم ہے۔ تو دونوں کے درمیان فاصلہ پہلے کی نسبت اور بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ اور

(باقی ص ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

سید داؤد احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۸ر دسمبر ۵۹ء

پسماندہ ممالک کا اصل مسئلہ

جیسا کہ مورخہ ۴ر دسمبر کے الفضل میں امریکہ کے نظام تعلیم سے متعلق ایک حالیہ تقریر کے خلاصہ میں بیان کیا گیا ہے امریکہ میں جہاں ہائی سکول کے معیار تک تعلیم (جس کے لئے ایک طالبعلم کو مسلسل بارہ سال کسی درسگاہ میں گذارنے پڑتے ہیں) کلیتہً مفت ہے وہاں اس کے بعد یونیورسٹی کی سطح پر جو تعلیم شروع ہوتی ہے وہ انتہائی مہنگی ہے اتنی مہنگی کہ متوسط طبقے کے لوگ اپنے خرچ پر بچوں کو اعلیٰ تعلیم نہیں دلوا سکتے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں صرف چند امراء کے بچے ہی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ صورتِ حال یہ ہے کہ وہاں یونیورسٹیوں میں بھی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں اکثر طلبہ خواہ وہ امیر گھرانے سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی غریب گھر کے چشم و چراغ ہوں۔ فارغ اوقات میں محنت مزدوری کر کے اپنے تعلیمی اخراجات خود پورے کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں والدین کو زیر بار نہیں ہونا پڑتا۔ وہ ہوٹلوں دکانوں کارخانوں اور دفاتر میں کام بھی کرتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ باقاعدہ یونیورسٹیوں میں تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں۔ جہاں تک آمد پیدا کرنے کا سوال ہے وہ کسی کام کو بھی اپنے لئے عار نہیں سمجھتے بلا تکلف وہ فارغ اوقات میں ہوٹلوں میں برتن دھوتے ہیں کمروں اور راستوں کی صفائی کرتے ہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان ڈھوتے ہیں الغرض کوئی کام ایسا نہیں جسے سرانجام دینا ان کے لئے توہین یا ہتک کا باعث ہو۔ اس طرح ہر طالب علم کوئی نہ کوئی کام کر کے ڈالر کماتا اور اپنے تعلیمی اخراجات کو پورا کرتا ہے وہاں کے سکول اور کالج انہیں اس قسم کے کام مہیا کر دیتے ہیں۔ اور ان کے تعلیمی اوقات کو اس طرح منضبط کرتے ہیں کہ ان کی پڑھائی میں بھی حرج واقع نہ ہو اور ساتھ کے ساتھ وہ پوری سہولت کے ساتھ آمدن بھی پیدا کرتے رہیں۔

امریکی طلباء کا یہ وصف قومی نقطۂ نگاہ سے بہت اہمیت کا حامل ہے اگر دیکھا جائے تو ان کا یہ جذبہ ہی امریکی قوم کے تمول کا اصل سبب ہے۔ وہ قوم جس کے نوجوان اسقدر جفاکش واقع ہوئے ہوں کہ وہ کسی چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی اپنے لئے عار نہ سمجھیں اور پھر اس محنت کے نتیجے میں حاصل کردہ دولت کو عیش و عشرت میں لٹانے کی بجائے اسے اعلیٰ تعلیم کے حصول پر خرچ کریں اور اس طرح اپنے آپ کو قوم و ملک کے لئے مفید وجود بنانے کی فکر میں لگے رہیں وہ بھلا دنیا میں ترقی کیوں نہ کرے اور کیوں دنیا کی مالدار ترین قوم شمار نہ ہو اور اپنے تمول کے بل پر دنیا کی قیادت کا دم کیوں نہ بھرے۔ اس قوم کی دولت کو ڈالروں وغیرہ میں شمار کرنا بے معنی ہے۔ اس کی اصل دولت اس کے نوجوانوں کا یہ وصف ہے کہ وہ بہت چھوٹی عمر میں ہی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنی ترقی کی راہ خود ہموار کرتے ہیں اور اس بارے میں والدین کا دست نگر ہونا بھی انہیں گوارا نہیں ہے۔

برخلاف اس کے پسماندہ ممالک میں طلبہ پچیس سال کی عمر تک اپنے والدین کے لئے ایک بوجھ بنے رہتے ہیں اور پھر اپنے والدین کی گاڑھے پسینے کی کمائی پر وہ کالجوں میں نہایت پر تکلف زندگی گزارنے کے باوجود پڑھائی کی طرف بھی پوری توجہ نہیں دیتے اور اپنے وقت کو محض خوش گپیوں اور سیر و تفریح میں گزار دیتے ہیں اور اس طرح ان کی بقیہ عمر بھی جس میں کہ وہ خود آمدن پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں بالعموم تن آسانی میں ہی گزر جاتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ایشیا کے پسماندہ ممالک کی پسماندگی کا اصل سبب بچوں اور نوجوانوں کی یہی تن آسانی ہے اسی لئے امریکہ میں فلاح عامہ کے نامور علمبردار مارس پیٹ (Maurice Pate) نے کہا ہے اور کیا خوب کہا ہے کہ:۔

> ”کم ترقی یافتہ ممالک میں سب سے بڑا مسئلہ آبادی کی غیر معمولی کثرت نہیں ہے بلکہ ان ملکوں کا اصل اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے جو ناکارہ، کام چور اور نکھٹو ہیں“
>
> (پاکستان ٹائمز ۲۷ر نومبر ۱۹۵۹ء)

مسٹر مارس پیٹ نے اپنی زندگی بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور وہ گذشتہ پچاس سال سے بچوں کے امراض کا قلع قمع کرنے اور انہیں صحت مند اور خوش و خرم بنانے کے سلسلہ میں انتہائی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان سے کسی نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا ایک ایسی دنیا میں جس میں آبادی کی بے انتہا کثرت اور اس کی تعداد میں روز افزوں اضافے کا رجحان وبال جان بنا ہوا ہے۔ بچوں کی تعداد کو بڑھنے دینا اور ان کی بقا کیلئے عظیم تر جدوجہد کرنا قرینِ مصلحت ہے؟ اس کے جواب میں ہی انہوں نے یہ فقرہ کہا جسے ہم نے اوپر توسین میں درج کیا ہے۔ اس میں شک نہیں اصل بات یہی ہے کہ کم ترقی یافتہ ممالک کی پسماندگی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے لوگ اس قدر جفاکش نہیں ہیں جتنے کہ ترقی یافتہ ممالک کے لوگ جفاکش واقع ہوئے ہیں۔

امریکی طلبہ کے جس وصف کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ اس میں کم ترقی یافتہ ملکوں کے نوجوانوں کے لئے ایک بہت بڑا سبق موجود ہے اور بالخصوص احمدی نوجوانوں کے لئے اس کی اہمیت کو سمجھنا اور اسے اپنے اندر راسخ کرنا چنداں مشکل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز شروع ہی سے احمدی نوجوانوں کو کردار سازی کے اس اہم وصف کو اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرماتے چلے آ رہے ہیں اور حضور کی کوشش یہ ہے کہ ہمارے نوجوان محنت کے عادی بنیں اور کسی چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی اپنے لئے عار نہ سمجھیں اور کسی ایک مقام کو ہی آخری منزل تصور نہ کریں بلکہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ اسی لئے حضور نے خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں وقارِ عمل کو شامل فرمایا ہے۔ تاکہ نوجوان مل کر پوری بشاشتِ قلب اور دلی ذوق کے ساتھ مزدوروں کی طرح کام کریں ٹوٹی ہوئی سڑکیں بنائیں اپنے اپنے علاقے کی گندی جگہوں کو صاف کریں اور اسی طرح خدمتِ خلق کے اور دوسرے کام سرانجام دیں اس کا مقصد بجز اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ نوجوانوں میں سے وہ کسل اور تن آسانی دور ہو جو قوموں کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے نیز یہ کہ وہ کسی کام کو بھی ذلیل نہ سمجھیں بلکہ ہر کام کی بجا آوری خواہ بظاہر وہ کتنا ہی معمولی اور چھوٹا کیوں نہ ہو ان کے عزت و وقار میں اضافہ کا موجب ہو اور بیکاری سے بڑھکر اور کوئی چیز ان کے لئے باعث عار نہ ہو۔

اسی طرح حضور نے جماعت میں ایک اور اہم تحریک شروع فرمائی تھی اور وہ یہ ہے کہ ہر شخص خواہ وہ چھوٹی عمر کا ہو یا بڑی عمر کا خدمتِ دین کی نیت سے اپنی موجودہ آمد سے زائد آمد پیدا کرے یعنی جتنی محنت وہ اب کرتا ہے اس سے زیادہ محنت کرکے اور زیادہ کمائے اور اسی آمد کو دین کی راہ میں خرچ کرے۔ یہ تحریک بھی قوم کو شاہراہِ ترقی پر گامزن کرنے کے سلسلہ میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ چیز جہاں زیادہ محنت کا عادی بنا کر افراد جماعت کو قوم و ملک کے لئے زیادہ کارآمد اور مفید وجود بنانے والی ہے وہاں زیادہ آمد پیدا کرا کے ان کے جذبۂ قربانی کو بھی مزید اونچا کرنے کا باعث ہے۔ اگر ہماری جماعت کے افراد حضور ایدہ اللہ کی ان دونوں باتوں پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں تو ان کا قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھتا چلا جائے گا۔ اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی مشعلِ راہ کا کام دے گا۔ الغرض محنت اور ان تھک محنت نیز ترقی کی امنگ وہ بنیادی اوصاف ہیں جن پر کسی قوم کے بننے اور ترقی کرنے کا دارومدار ہے اس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ قومی ترقی کا یہی راز ہے جس کو پا کر اہل امریکہ اور دیگر مغربی اقوام نے دنیا میں عروج حاصل کیا ہے۔ اور یہی وہ اصل مسئلہ ہے جسے حل کر کے ہی دنیا کے پسماندہ ممالک ترقی کر سکتے ہیں۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

بنیادی حق

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں ووٹ دینا آپ کا بنیادی حق ہے۔ اس حق کو اہل اور ایماندار لوگوں کے حق میں استعمال کریں۔

ڈچ گی آنا (جنوبی امریکہ) میں تبلیغِ اسلام

ریڈیو پر متعدد تقاریر۔ اخبارات میں سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت

معززین سے ملاقاتیں اور اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

احمدیہ مشن ڈچ گی آنا کی رپورٹ

از مکرم شیخ رشید احمد صاحب انچارج مبلغ ڈچ گی آنا (جنوبی امریکہ) بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے گیارہ تقاریر بذریعہ ریڈیو نشر کی گئیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کے خلاصہ مسئلہ احیاء تجدید دین، حقیقت احمدیت اور بعض قرآنی آیات کی تفسیر پر مشتمل تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تقاریر کا عمدہ اثر ہوا۔ جس کے نتیجہ میں متعدد افراد نے خاکسار سے ملاقات کے ذریعہ بعض سوالات کے جوابات دریافت کئے اور تقاریر کی تعریف کی۔ ملکی ریڈیو سٹیشنز اپنے پروگراموں کو ڈچ زبان میں نشر کرتے ہیں۔ خاکسار نے انگریزی زبان میں تبلیغی پروگرام نشر کرنے کے لئے ریڈیو AVROS کے ڈائریکٹر سے ملاقات کی ابتداء میں کافی دقتیں اس اجازت کے حصول میں پیش آئیں۔ بالآخر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو انگریزی زبان میں مذہبی پروگرام نشر کرنے کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے خاکسار نے احمدیہ جماعت برٹش گی آنا کو بھی اطلاع کر دی نیز ان کے ذریعہ دیگر اصحاب کو بھی اطلاع کرائی۔

یکم جولائی کو حکومت ڈچ گی آنا کی طرف سے یوم آزادی منایا گیا۔ کیونکہ یہ تقریب اس ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ منائی گئی۔ اس لئے حکومت و عوام نے اس کو بہت اہمیت دی۔ بعض خاص پروگرام عمل میں لائے گئے۔ اس موقعہ کی اہمیت کے پیش نظر خاکسار نے بہت تگ و دو کے بعد ریڈیو پر تقریر کرنے کا موقعہ حاصل کیا۔ اور اہل ڈچ گی آنا کو باہمی اخوت و اتحاد نیز ان کی سوشل ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ایک اہم تقریب ریڈیو AVROS نے اپنے بعض پروگراموں پر پچیس سال گذرنے پر منائی۔ جس میں خاکسار بھی مدعو تھا اس موقعہ پر حکومت کے نمائندہ کی حیثیت سے وزیر زراعت نے تقریر کی۔ اور خاکسار نے پبلک کے نمائندے کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے یہاں کی مختلف اقوام میں نسلی کشمکش جو شدت سے ترقی کر رہی ہے کے متعلق لوگوں کی توجہ مبذول کراتے ہوئے اس کے نقصانات سے آگاہ کیا اس اہم تقریب کے موقعہ پر عوام ریڈیو سٹیشن میں کثرت سے جمع تھے بذریعہ ریڈیو قرآن کریم کے اسباق بھی خاکسار نشر کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اہل علم طبقہ اس سے بہت استفادہ کر رہا ہے۔ ایک دن خاکسار نے بذریعہ ریڈیو تلاوت قرآن کریم کی جس کو سلسلہ کے ایک شدید مخالف نے بھی سنا۔ اس نے کہا اس قادیانی مبلغ کی ہم شدید مخالفت کرتے ہیں مگر جیسی دل موہ لینے والی تلاوت قرآن اس نے کی ہے۔ آج تک ہم نے نہیں سنی اگر کسی نے قرآن سیکھنا ہو تو اس قادیانیوں سے سیکھے۔

دوسرا اہم تبلیغی ذریعہ ملکی اخبارات میں اسلام کے متعلق مضامین کی اشاعت ہے متفرق عنوانات مثلاً اسلام اور بین الاقوامی تعلقات ضرورت اتحاد اسلام کے بنیادی امور کی حقیقت سوشل لحاظ سے اسلامی نقطۂ نظر وغیرہ پر خاکسار کے مضامین یہاں کے ایک مشہور روزنامہ میں شائع ہوئے۔ خاکسار نے ان مضامین میں اس امر کو واضح کیا کہ مسلمان محمڈن نہیں کہلاتے۔ ہمارے مذہب کا نام اسلام ہے اس لئے آئندہ کے لئے مسلمانوں کو مسلمان کہا جائے۔ علاوہ ان مضامین کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب why I believe in Islam کا ڈچ ترجمہ جو پچھلے دنوں یہاں پر تیار کیا گیا تھا۔ مذکورہ بالا روزنامہ میں بالاقساط شائع ہوا۔ کثرت کے ساتھ غیر مسلموں نے اس کو دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ جس کی وجہ سے ہمارے تبلیغی میدان میں وسعت پیدا ہوئی ہے حضور اقدس کی مذکورہ کتاب کی اشاعت کے ذریعہ غیر مسلموں میں اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ہے جس کا اظہار وقتاً فوقتاً متعدد افراد نے کیا۔ اشاعت مضامین کے سلسلہ میں ایک عظیم کامیابی خاکسار کو یہ حاصل ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیباچہ قرآن کریم کے ڈچ ترجمہ کی ملکی روزناموں میں بالاقساط اشاعت ہوئی ہے۔ جس وقت خاکسار نے اس کی اشاعت کے متعلق اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان سے گفتگو کی تو انہوں نے معذوری ظاہر کی نیز یہ بھی کہا کہ رومن کیتھولک اخبارات میں اسلام کے متعلق کسی بھی مضمون کی اشاعت ناممکن ہے۔ مگر آخر اللہ نے کامیابی عطا فرمائی۔ ڈچ دیباچہ قرآن کی اشاعت رومن کیتھولک اخبار میں ہی شروع ہو گئی الحمد للہ۔ خاکسار یہ کوشش بھی کر رہا ہے کہ یہاں پر انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا قیام ہو۔ ابھی تک ایک بھی پریس ایسوسی ایشن قائم نہیں ہوئی۔ اس راستہ میں بہت سی مشکلات حائل ہیں۔

اس عرصہ میں جماعت ہائے احمدیہ ٹرینیڈاڈ اور برٹش گی آنا کی طرف سے ایک سہ ماہی رسالہ بزبان انگریزی بنام The Ahmadiyyat ٹرینیڈاڈ سے برادرم آر جیڈ صاحب نے شائع کیا۔ جس کی خبر یہاں کے اخبارات نے بھی شائع کی۔ نیز خاکسار نے ایک مضمون اس رسالہ کے لئے لکھ کر بھجوایا۔ اشاعت لٹریچر کے سلسلہ میں خاکسار نے ایک Booklet بعنوان De Islam en Het Communism پانچ صد کی تعداد میں شائع کرا کے معززین و علم دوست طبقہ کو ارسال کیا۔ جس کو اہل علم حضرات نے پسند کیا۔ ایک اخبار نے بھی اس کو شائع کی۔

انفرادی تبلیغ کے سلسلہ میں قابل ذکر

جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لانیوالے

احباب کے لئے ضروری اطلاع

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ ربوہ

ہمارا جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قریب تر آ رہا ہے، شمع احمدیت کے پروانے ایک بار پھر اپنے مرکز میں جمع ہونے کی تیاریاں کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم اہالیانِ ربوہ کو بھی آپ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس سلسلہ میں دو امور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہیں۔

(۱) انتظام جلسہ سالانہ کی طرف سے احباب کی سہولت کے لئے کسیر یا پرالی مہیا کی جاتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس کے حصول کے لئے بعض اوقات تکلیف ہوتی تھی۔ اس سال اس کا انتظام کر دیا گیا ہے اور جملہ محلہ جات کے پریذیڈنٹ صاحبان کے پاس مطلوبہ مقدار میں پرالی پہنچا دی گئی ہے۔ اہالیان محلہ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق متعلقہ محلہ کے پریذیڈنٹ صاحب سے لے کر پرالی حاصل کریں۔ اس غرض کے لئے مرکزی انتظام کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ محلہ جات کے پریذیڈنٹ حضرات اس امر کے ذمہ وار ہیں کہ ضرورت کے مطابق پرالی مہیا کریں۔ کیونکہ ان کے مطالبہ کے مطابق مرکزی انتظام انہیں پرالی مہیا کر چکا ہے

(۲) پرائیویٹ مکانات میں قیام کرنے والے احباب اکثر اوقات یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ان کی خدمت کے لئے مرکز کی طرف سے رضا کار یا نوکر مہیا کئے جائیں جو ان کا کھانا لا کر دے اور دوسری ضروریات مہیا کر کے دے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جلسہ کے انتظامات کی وسعت کے پیش نظر اور اس لحاظ سے ہم سب ایک دوسرے کے میزبان ہیں۔ ان اغراض کے لئے رضا کار یا نوکر مہیا نہیں ہو سکیں گے اور ہمیں امید ہے کہ ایسے مہمان حضرات لنگر خانے سے کھانا منگوانے کا انتظام خود فرمائیں گے۔ ہاں اگر ان کو روشنی پانی یا صفائی کے بارہ میں کوئی ضرورت پیش آئے۔ تو وہ متعلقہ مرکزی شعبہ جات سے اپنی ضروریات حاصل کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ مرکزی شعبہ جات ان کی ضروریات پوری کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور ہمیں بھی میزبانی کے اعلیٰ ترین معیار کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گورنر ڈچ گی آنا ہز ایکسی لنسی J. van Hilburg کی وزارت کے ڈائریکٹر ڈاکٹر van Gorkom-

بھی ان سے ملاقات کر کے مشن ہذا کی تبلیغی و سوشل سرگرمیوں سے ان کو متعارف کراتے ہوئے کچھ لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کیا۔ دوران گفتگو انہوں نے اعتراض کیا کہ اسلام بذریعہ شمشیر پھیلا ہے۔ خاکسار نے ان کے اس سوال کا مدلل جواب دیتے ہوئے اس اعتراض کو غلط ثابت کیا نیز اس اعتراض کے متعلق اسلام کی صلح و آشتی پر مبنی تعلیم کو پیش کیا جس پر انہوں نے خاصی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے کہا " مجھے آپ کے دلائل کی روشنی میں اپنے نظریہ میں تبدیلی محسوس ہونے لگی ہے۔ آپ مزید لٹریچر ارسال کریں "

اسی طرح مختلف مواقع پر مجموعی لحاظ سے ستر طلباء کو پیغام حق سے روشناس کرایا گیا نیز لٹریچر بھی دیا گیا۔ علاوہ طلباء کے سرکاری ملازمین اور تجار کے حلقہ میں بھی تبلیغی جدوجہد جاری رکھی گئی۔ متعدد سرکاری ملازمین سے کمیونزم اور اسلام کے موضوع پر تبادلہ خیالات ہوا۔ جس کے نتیجہ میں بعض نے سلسلہ کا لٹریچر بھی خریدا۔

مشن ہذا ملکی سماجی خدمات میں بھی حتی المقدور حصہ لیتا رہتا ہے۔ جس کے سلسلہ میں یہاں کی ایک پارٹی کے لیڈر مسٹر سوما رو ممبر آف پارلیمنٹ بھی خاکسار کے ہاں تشریف لائے۔ کافی دیر تک بعض اہم مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔

یہ عاجز یہ بھی کوشش کرتا رہتا ہے کہ بیرونی ممالک کے نمائندگان جو ڈچ گی آنا میں سرکاری تقریبات میں شرکت کے لئے یا دیگر امور کی انجام دہی کے لئے آتے رہتے ہیں ان سے ملاقات کر کے انہیں پیغام حق پہنچایا جائے۔ چنانچہ یہاں کے ایک قریبی ڈچ جزیرہ کے انفارمیشن آفیسر و ممبر آف پارلیمنٹ سے تعارف ہوا۔ خاکسار نے ان کو سلسلہ کا لٹریچر بطور تحفہ دیا۔ انہوں نے اپنے جزیرہ میں تبلیغی دورہ کرنے کی دعوت دی۔

جماعتی تربیت و تنظیم کے سلسلہ میں دورہ کرتا رہا۔ خطبات جمعہ دئیے گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعائیں کیں اور صدقات دئیے گئے۔ اسی طرح احمدیہ سکول کی نگرانی بھی کرتا رہا بیرونی ممالک سے آمدہ خطوط کے جوابات دیتا رہا۔ اسی طرح بعض مقامات پر لٹریچر بھی ارسال کیا گیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ تبلیغی لحاظ سے جس قدر مشکلات ہیں ان کو دور فرمائے اور اسلام کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے احمدی جماعتوں کی ملاقاتیں

ضروری ہدایات اور پروگرام

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہئیے کہ وقت مقررہ پر موجود ہوں۔

(۲) جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت کے معین تعداد میں افراد کی ملاقات ختم ہو جائے امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

(۳) حضور کی طبیعت چونکہ ابھی خراب ہے اس لئے ساری جماعت کا ملاقات کرانا مشکل ہے جماعتوں کو جو معین تعداد افراد لکھی گئی ہے۔ اس میں صحابہ۔ مقامی عہدیداران اور مخلصین کو مقدم کریں۔

(۴) جو جماعت کسی اچانک پیش آنے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے یا مقررہ وقت پر حضور کی صحت اجازت نہ دے تو اس جماعت کے لئے دوبارہ کوئی وقت تجویز کرنا مشکل ہوگا اس لئے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئیے۔

(۵) ملاقات روزانہ صبح ۹ بجے اور شام کو ½۲ بجے شروع ہوا کرے گی۔ لہذا وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملاقاتیوں کا پہنچنا ضروری ہے

(۶) حضور کی طبیعت تاحال خراب ہے اس لئے احباب پرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خاص خیال رکھیں۔

(۷) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کے وقت کرواتے جائیں۔

(۸) بیعت کرنے والے دوست ۲۸ دسمبر ۴ بجے شام اور ۲۹ دسمبر ½۹ بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر اپنے نام درج کروائیں۔

پروگرام ملاقات جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء

نام جماعت	افراد	وقت
۲۶ دسمبر صبح ۹ بجے		
جماعتہائے سرگودھا شہر و ضلع	۱۵۰	۱۲ منٹ
" لائل پور "	۲۰۰	۱۸
۲۶ دسمبر شام ½۲ بجے		
جماعتہائے شیخوپورہ شہر و ضلع	۱۲۵	۱۰
" لاہور "	۱۲۵	۱۰
" آزاد کشمیر	۵۰	۴
" میانوالی شہر و ضلع	۲۵	۲
" کیمبل پور "	۲۵	۲
" مظفر گڑھ "	۲۵	۲
۲۷ دسمبر صبح ۹ بجے		
جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۳۰۰	۲۵
" کوئٹہ ڈویژن و قلات	۶۰	۵
۲۷ دسمبر شام ½۲ بجے		
جماعتہائے پشاور ڈویژن و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن	۱۶۰	۱۴
جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۱۰۰	۹ منٹ
جماعتہائے بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان	۹۰	۷ منٹ
۲۸ دسمبر صبح ۹ بجے		
جماعتہائے کراچی شہر و مضافات	۱۲۵	۱۰
" حیدر آباد ڈویژن میرپور، خیرپور وغیرہ	۱۲۵	۱۰
جماعتہائے ملتان شہر و ضلع	۱۲۵	۱۰
۲۸ دسمبر شام ½۲ بجے		
جماعتہائے ڈیرہ غازی خاں شہر و ضلع	۵۰	۴
بیعت		۵ منٹ
جماعتہائے جہلم شہر و ضلع	۱۰۰ افراد	۸
" گوجرانوالہ "	۱۶۰	۱۳
۲۹ دسمبر صبح ۱۰ بجے		
جماعتہائے منٹگمری شہر و ضلع	۱۲۵	۱۰
" جھنگ "	۱۰۰	۸
" گجرات "	۲۰۰	۱۶
وقفہ		
" ایسٹ پاکستان		۵
جماعتہائے تا نزیان		۵ منٹ
" بھارت		۲ "
" بیرونی ممالک		۵ "
بیعت		۱۰ "

ضروری اطلاع

دیکھا جاتا ہے کہ باہر سے جو نعشیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کرنے کے لئے تابوت میں لائی جاتی ہیں ان میں سے بعض کے تابوت بہت بڑے ہوتے ہیں اور جہاں ان کے بڑے ہونے کی وجہ سے ورثاء کا خرچ زیادہ ہوتا ہے وہاں ان کے اٹھانے اور دفن کرنے میں بھی کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ جملہ احباب جماعت احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ بوقت ضرورت حسب ذیل سائز کے مطابق تابوت تیار کروایا کریں۔

لمبائی بیرونی تابوت سوا چھ فٹ
چوڑائی " " پونے دو فٹ
اونچائی اطراف سے ایک فٹ اور درمیان سے ڈیڑھ فٹ۔ موٹائی ایک انچ۔

اس سائز سے بڑا تابوت بنانے میں روپے کا بھی ضیاع ہے اور اس میں فائدہ بھی کوئی نہیں۔

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں تک ہو سکے تابوت پختہ لکڑی کا تیار کروایا جائے یعنی لکڑی اپنی عمر کے لحاظ سے پکی ہوئی ہو تاکہ تابوت زیادہ سے زیادہ عرصہ تک محفوظ رہ سکے۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

ولادت

میرے بھائی مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مؤرخہ ۵ نومبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ شیخ محمد صدیق صاحب آف ڈھاکہ کی پوتی اور محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دونوں خاندانوں کے لئے نیز سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے اور بچی کی درازی عمر کرے۔ آمین

(محمود احمد نمبر ۱۰۷ اسلام پورہ روڈ ڈھاکہ)

نوٹ:۔ مکرم محمود احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل ربوہ)

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات ——— قواعد و ضوابط

از کفایت علی صاحب

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے عنان حکومت سنبھالتے ہی قوم سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ ملک میں ایسی حقیقی جمہوریت رائج کریں گے جو لوگوں کے مزاج عادات رسم، رواج اور افتاد طبع کے عین مطابق ہو تاکہ اس کے تحت صحیح معنوں میں جمہوری انتخابات کرائے جا سکیں۔ اس وعدہ کے ایفاء کے سلسلہ میں حکومت نے سابقہ وقتوں میں مروج جمہوری طرز حکومت کی اصلاح کے لئے ایک نہایت مفید اور مستحسن قدم اٹھایا ہے۔ پہلے جمہوری نظام کا آغاز شہر یا قصبہ سے ہوا کرتا تھا لیکن اب جمہوری نظام کی بنیاد گاؤں اور محلہ میں رکھی جائے گی۔ جس سے جمہور کے اختیارات کی زیادہ سے زیادہ توسیع ہو جائے گی۔ نئی طرز حکومت جس کی طرح موجودہ انقلابی حکومت نے ڈالی ہے۔ مختلف لوکل یونینوں پر مشتمل ہوگی جن کو موجودہ کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے بہت سے اختیارات تفویض کر کے صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے ساتھ منسلک کر دیا جائے گا۔ ان اختیارات کی بناء پر لوکل یونینیں اپنی علاقائی ضرورتوں کے پیش نظر فلاح و بہبود کی مختلف تجاویز کو نہ صرف مرتب و منظور ہی کر سکیں گی بلکہ ان کو خود ہی جامۂ عمل پہنانے کی بھی مجاز ہوں گی۔ اور چونکہ اس ملک میں جمہوریت کی اس طرز جدید کی بنا یونین کونسلوں یا بنیادی جمہوریتوں کو قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے ان کے انتخابات کے بارے میں پوری پوری احتیاط بھی لازمی تھی اور آئندہ کے لئے ان تمام عنوانیوں کا انسداد بھی مقصود تھا۔ جن کی وجہ سے سابقہ انتخاب بدنام ہوئے تھے اور ان کی وقعت عوام کی نظروں میں گھٹ گئی تھی اس نیک مقصد کے حصول کے لئے موجودہ حکومت نے نہایت جامع اور مکمل قواعد و ضوابط وضع کئے ہیں۔ ان انتخابی قوانین کی غرض و غایت یہ ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے لئے جو اصحاب منتخب ہوں وہ اعلیٰ کردار رکھتے ہوں۔ ان کی نیتیں نیک اور ارادے بلند ہوں کیونکہ ملک و ملت کی زندگی کو وہی لوگ سنوار سکتے ہیں۔ جو خود اعلیٰ صفات رکھتے ہوں

انتخابی بدعنوانیاں

گذشتہ انتخابات متعدد بدعنوانیوں کی بنا پر اپنی معیاری حیثیت کھو گئے تھے مثلاً جعلی ووٹ ڈالنا یعنی اصلی ووٹر کی بجائے کسی دوسرے شخص کا ووٹ ڈالنا اور یہ ظاہر کرنا کہ وہی اصل ووٹر ہے۔ ووٹ کی نقد قیمت وصول کرنا یا اس کے عوض امیدوار سے کسی نہ کسی ذاتی فائدے کی توقع رکھنا۔ ووٹروں پر ناجائز دباؤ ڈال کر یا کسی قسم کی دھمکی دے کر ووٹ حاصل کرنا۔ ایک امیدوار کا اپنے مدمقابل پر اشتعال انگیز حملے کرنا اور اخلاق سوز باتیں کہنا ووٹروں کو مختلف طریقوں سے خائف کر کے ان سے ووٹ حاصل کرنا برادری کے تعلقات یا ہم عقیدہ ہونے کی بناء پر ووٹروں سے اپیل کرنا۔ صاحب استطاعت امیدواروں کا ضیافتیں اور دعوتیں دے کر ووٹروں کو اپنے حق میں ووٹ دینے پر آمادہ کرنا ووٹروں کے لئے امیدوار کی طرف سے سواری کے انتظامات کرنے اور ان کو پولنگ سٹیشن تک پہنچانے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں اپنے خرچ پر مہیا کرنا تاکہ وہ اس قسم کی رعائتوں سے متاثر ہو کر ان کے حق میں ووٹ دیں۔ ایسی ہی دوسری خلاف قانون حرکات کی بناء پر چونکہ عوام صحیح نمائندوں کا انتخاب نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے نااہل اور خودغرض لوگوں کو قومی اداروں میں در آنے کا موقع مل جاتا تھا

انتخابی قواعد و ضوابط

موجودہ انقلابی حکومت نے ان تمام بدعنوانیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے جو ضوابط مرتب کئے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے

۱: امیدوار رائے دہندگان کی کسی قسم کی خاطر و مدارت نہیں کر سکیں گے، ان کو دعوتیں اور ضیافتیں دینا بند ہوگا۔ اور نہ وہ ووٹروں کے لئے کسی قسم کی سواری کا بندوبست کر سکیں گے۔ دیہاتی حلقوں کے لئے انتخابی اخراجات کی حد دو صد روپے مقرر ہوئی ہے۔ اور شہری حلقوں کے لئے امیدوار پانصد روپیہ سے زیادہ اپنی انتخابی مہم کے سلسلے میں خرچ نہیں کر سکے گا۔

۲: ہر امیدوار مبلغ پچاس روپے بطور زر ضمانت جمع کرائے گا۔ اور اگر وہ ووٹوں کی ایک خاص مقررہ تعداد حاصل کرنے سے قاصر رہے گا۔ تو اس کا زر ضمانت بحق سرکار ضبط ہو جائے گا

۳: امیدوار وہ صندوقچے جس میں ووٹیں ڈالی جاتی ہیں خود ہی مہیا کرے گا یہ صندوقچہ ایک مکعب فٹ ہونا چاہیئے اور اس کے بنانے میں جو لکڑی استعمال کی جائے وہ ¾ انچ موٹی ہونی چاہیئے۔

۴: تمام انتخابی سرگرمیوں کا انتظام امیدوار کو اپنی انفرادی حیثیت میں کرنا پڑیگا متعدد امیدواروں کو باہم مل کر ایک جماعت یا گروہ کی شکل میں انتخاب لڑنے کی اجازت نہیں ہوگی خواہ حلقہ انتخاب سے صرف ایک ہی ممبر کھڑا ہو یا ایک سے زیادہ۔

۵: امیدوار اپنی اپنی قابلیت یا حقوق بیان کرنے تک اکتفا کریں گے۔ اس سے زائد کچھ کہنے کی ان کو اجازت نہیں ہوگی

۶: امیدوار کا حلقہ انتخاب میں رہائش رکھنا لازمی ہوگا۔ یا کم از کم پچھلے چھ ماہ سے وہ اس حلقہ میں رہ رہا ہو۔ یہ چھ مہینے انتخاب شروع ہونے کی تاریخ تک پورے ہونے چاہئیں۔

۷: انتخابی جلسے اور جلوس قطعاً بند ہوں گے۔

۸: انتخابات کے وقت امیدوار کی عمر ۲۵ سال ہونی چاہیئے۔

۹: امیدوار کو ایجنٹ مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ ایجنٹ کا کام یہ ہوگا کہ اگر وہ سمجھے کہ کوئی شخص جعلی ووٹ ڈالنے کے لئے آیا ہے۔ تو اس پر اعتراض کرے یا اگر اس کی نظر میں کوئی شخص اسی قسم کی کوئی اور بدعنوانی کر رہا ہو۔ تو اس پر معترض ہو

۱۰: امیدوار کو ایک حلفیہ بیان داخل کرنا ہوگا۔ کہ وہ ان تمام شرائط کو پورا کرتا ہے جو انتخاب لڑنے کے لئے مقرر کی گئی ہیں اور اگر کوئی ایسا شخص انتخاب جیت بھی جائے گا جس پر ایبڈو (EBDO) کے تحت مقدمہ چل رہا ہو یا بعد میں چلایا جائے تو وہ جرم کے ثابت ہونے پر برطرف کر دیا جائے گا

۱۱: ہر بالغ شخص جس کی عمر اکیس سال ہو وہ اس ملک کا باشندہ ہو ووٹ ڈالنے کا مجاز ہوگا۔ لیکن کسی شخص کو دو ووٹیں ڈالنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ حلقۂ انتخاب سے خواہ ایک ہی ممبر کھڑا ہو یا متعدد۔

۱۲: انتخابی قواعد کے تحت جس طرح جعلی ووٹ ڈالنا جرم قرار دیا گیا ہے اسی طرح جعلی پرچی بنانا۔ کسی پرچی کو ضائع یا تلف کرنا۔ یا کسی امیدوار کے صندوقچہ میں سے پرچی یا پرچیاں نکالنا۔ رائے دہندہ کو دھوکہ دے کر اس کا ووٹ حاصل کرنا یا ووٹر کو ووٹ ڈالنے سے روکنا وغیرہ وغیرہ بھی جرم قرار دے گئے ہیں

۱۳: انتخابی جرائم کے مرتکب لوگ قید بامشقت یا جرمانہ یا ہر دو سزاؤں کے مستوجب ہوں گے۔ قید بامشقت کی میعاد چھ ماہ تک ہوگی۔ اور جرمانہ ایک ہزار روپیہ تک ہو سکے گا۔ پولنگ افسر سرسری سماعت کے بعد موقع پر ہی مذکورہ سزاؤں میں سے کوئی ایک سزا یا دونوں سزائیں دینے کا حکم صادر کر سکے گا۔ اور اگر اس کی رائے میں جرم کی نوعیت زیادہ سنگین ہوئی تو ملزموں پر ملک کے عام قانون کے تحت مقدمہ بھی چلایا جا سکے گا۔ تاکہ ان کو جرم کے ثابت ہو جانے کے بعد زیادہ سخت سزا دی جا سکے۔

سابقہ جمہوری نظام کے تحت ممبروں کی برطرفی کے لئے جو قواعد مستعمل تھے اول تو نرم تھے اور پھر اکثر ان کے تحت کارروائی کرنے سے بھی گریز کیا جاتا تھا۔ موجودہ آئین کے مطابق اگر کوئی منتخب شدہ ممبر کسی بے ضابطگی کا مرتکب ہوگا تو اس کی برطرفی اس لوکل کونسل کی قرارداد ہی سے عمل میں آ سکے گی۔ جس کا کہ وہ ممبر ہوگا۔ ایسی قرارداد لوکل کونسل اس غرض کے لئے خاص طور پر منعقدہ اپنے اجلاس میں منظور کرے گی اور ایسا اجلاس حکام مجاز کی طرف سے وضع کردہ قواعد کے مطابق منعقد ہوگا اس طرح سے برطرف ہونیوالا ممبر اگر وہ کونسلوں کا بھی ممبر ہوگا مثلاً تحصیل ضلع اور ڈویژن کی کونسلوں میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد کا تو وہ اس کونسل یا کونسلوں کا ممبر بھی نہیں ہو سکے گا برطرف شدہ ممبروں کو ایک خاص عرصہ تک کے لئے جس کی غایت حد پانچ سال تک ہو سکتی ہے اور جس کا فیصلہ افسران نگران کریں گے۔ انتخاب لڑنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ اسی طرح بے ضابطگیاں کرنے والے نامزد ممبروں کی برطرفی بھی قواعد کی رو سے عمل میں لائی جا سکے گی۔ یونین کونسلوں ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کمیٹیوں کے صدر صاحبان کی برطرفی کے لئے الگ قواعد مرتب کئے گئے ہیں۔

بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب کیلئے جو قواعد مرتب ہوئے ہیں۔ ان کے نفاذ کے بعد کسی شخص کے لئے ان کی خلاف ورزی کر کے منتخب ہو جانے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ یہ قواعد اس حد تک جامع ہیں کہ اگر کوئی شخص منتخب ہو جانے کے بعد بھی نمائندگی کے فرائض کی ادائیگی کے نااہل ثابت ہوا تو ان کے تحت اس کی برطرفی عمل میں لائی جا سکے گی۔ امید ہے کہ نئے قواعد کے مطابق مستحق لوگ ہی بنیادی جمہوریتوں کے ممبر منتخب ہو سکیں گے اور وہ حقیقی معنوں میں عوام کی پسند کے ایسے آدمی ہوں گے جو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ملک و ملت کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ (ماخوذ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدہ داران جماعت

آج کل عام طور پر زکوٰۃ کے متعلق بہت غفلت برتی جا رہی ہے حالانکہ زکوٰۃ اسلام کے ان ارکان میں سے ایک رکن ہے جس کے انکار سے ایک مسلمان مسلمان نہیں رہتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ادائیگی زکوٰۃ کا تاکیدی حکم فرمایا۔ قرآن پاک میں بھی جہاں اقامت الصلوٰۃ کا حکم ہے وہاں اتوا الزکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے زکوٰۃ کو اپنے فرائض میں سے ایک اہم فرض سمجھ کر باقاعدگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن جہاں تک ہماری معلومات ہیں جماعت میں بعض احباب ایسے موجود ہیں۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر وہ یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے یا غفلت سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے عہدہ داران جماعت سے التماس ہے کہ زکوٰۃ کے متعلق تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق خیال ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انہیں اس فرض کی ادائیگی کے لئے خصوصیت سے توجہ دلاتے رہا کریں۔

(ناظر بیت المال)

برائے فوری توجہ مجالس خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع ۱۹۵۹ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدمت خلق کے نہایت مفید کام کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ حضور نے اس موقعہ پر فرمایا تھا کہ خدمت خلق کا اصل کام یہ ہے کہ خدام کو کوئی نہ کوئی ہنر سکھایا جائے۔ نجار چند ایک خدام کو نجاری سکھائیں۔ تاجر تجارت کا طریق سکھائیں . . . . اسی طرح دوسرے پیشہ ور سال کے دوران میں دو چار خدام کو اپنے اپنے پیشے سکھائیں۔ اگر چند سال یہ طریق جاری رہے تو بہت سے نئے کاریگر تیار ہو سکتے ہیں اور سلسلہ کے چندوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ نیز ہنگامی ضرورت کے وقت دوسروں کی امداد زیادہ موثر طریق پر ہو سکتی ہے۔ اس اجتماع میں حضور نے خدام سے وعدے لئے تھے کہ وہ ضرور یہ کام اس سال کریں گے۔ اس مقصد کو زیادہ منظم طریق پر پورا کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ نے ایک "شعبہ صنعت و حرفت و تجارت" کھولا ہے۔ تمام قائدین براہ کرم مندرجہ ذیل طریق پر فوری توجہ دے کر مرکز کو اطلاع دیں:—

(۱) اپنی اپنی مجالس میں فوراً صنعت و حرفت و تجارت کے ناظم مقرر کر کے مرکز کو اطلاع کریں۔

(۲) ان کی مجلس میں کون کون سا پیشہ سکھانے والے ہیں اور کتنے ہیں۔

(۳) اس میں کتنے خدام حضور کے مندرجہ بالا ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے خدام کو اپنے پیشے سکھانے کے لئے نام پیش کرتے ہیں۔

(۴) کتنے خدام کام سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔

(۵) آئندہ تمام مجالس اس شعبہ کے سلسلہ میں اپنی ماہانہ رپورٹوں میں مندرجہ بالا شقوں کے ماتحت مفصل رپورٹ بھجوایا کریں لیکن اعداد و شمار کے ساتھ کہ کتنے خدام کون کون سا پیشہ سیکھ یا سکھا رہے ہیں۔

(۶) قائدین کوشش کریں کہ ہر خادم کوئی نہ کوئی پیشہ ضرور سیکھے۔

نیز قائدین کرام اپنے اپنے شہر و علاقے کی ضروری اور اہم تجارتی و صنعتی معلومات بھی اپنی ماہانہ رپورٹوں کے ذریعہ مرکز میں بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(مہتمم صنعت و حرفت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کا لڑکا عزیزم حمید احمد عرصہ چہار سال لنڈن ولایت میں تعلیم حاصل کر کے جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کا امتحان پاس کر کے پاکستان آیا ہے اس عرصہ کے دوران میں وہ وہاں دینی کاموں میں بھی حصہ لیتا رہا۔ اب پھر مزید ایک کورس کرنے کے لئے دوبارہ انگلستان جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ و جملہ احباب سے درخواست دعا ہے۔ عزیزم حمید احمد ایک جلیل القدر صحابی کا پوتا ہے۔ اس لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عزیز کا حافظ و ناصر ہو اور مستقبل روشن فرمائے۔ (ڈاکٹر نذیر احمد میڈیکل آفیسر نیروبی کینیا کالونی)

تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۹ء میں فرمایا:۔

"تحریک جدید کی بنیاد درحقیقت انہی اصول پر ہے جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسلام کی بنیاد بھی اس بات پر رکھی گئی ہے کہ خدا تعالےٰ کے کلام کی تشہیر اور ترویج کی جائے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں جو پیغام دیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائیں۔"

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ قائدین و زعماء مجالس سے قوی امید ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہوتے ہوئے اپنی اپنی مجالس کے جملہ افراد کے وعدے اولین فرصت میں اپنے آقا کے حضور پیش کرنے کے لئے وکیل المال صاحب تحریک جدید کی خدمت میں بھجوا دیں گے اور اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے شعبہ ہذا کو مطلع کریں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

سالانہ اجتماع ۱۹۵۹ء کے موقعہ پر دستور اساسی خدام الاحمدیہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے شوریٰ نے ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔

سب کمیٹی کے اجلاس سے قبل ضروری ترامیم حاصل کرنے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ دستور اساسی میں آپ کے نزدیک اگر کسی جگہ ترمیم۔ کمی۔ زیادتی یا تبدیلی و تنسیخ کی ضرورت ہو تو براہ کرم معین صورت میں قاعدے کے حوالہ کے ساتھ معین الفاظ میں خاکسار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو مطلع فرمائیں تا سب کمیٹی کے اجلاس کے وقت اسے مناسب ترتیب کے ساتھ پیش کیا جا سکے۔

اس اعلان کے مخاطب جملہ خدام ہیں۔ اس سلسلہ میں جس خادم کی نظر میں دستور اساسی خدام الاحمدیہ کی کوئی ایسی شق آئے جس کی اصلاح ضروری ہو یا جس میں کمی بیشی کرنے سے وہ جامع بن سکے۔ کوئی ایسی بات جس کی زیادتی ضروری ہو تو وہ براہ کرم اس بارہ میں اپنے مفید مشورہ سے خاکسار کو ضرور ۱۵ دسمبر ۱۹۵۹ء تک اطلاع فرما کر ممنون فرمائیں۔

ایسی تجاویز و ترامیم علیحدہ کاغذ پر درج ہوں اور اس سے متعلق امور کے علاوہ اس میں اور کوئی بات نہ لکھی جائے۔

مجالس اور خدام اس بارہ میں مقررہ وقت تک اپنے مشوروں سے ممنون فرمائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت چوہدری نظیر محمد صاحب خاکمی سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جگراؤں شہر ضلع لدھیانہ حال مقیم علی پور ضلع مظفر گڑھ مورخہ ۱۱/۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء بوقت نماز عصر حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئی ہے۔ مرحومہ نیک سیرت خاتون تھی۔ جہاں بھی میرے ساتھ جماعتوں میں رہی ہیں۔ عورتوں میں تبلیغ کرتی رہیں۔ شرک اور رسومات کی سخت مخالف تھیں اور اپنے زیر اثر عورتوں میں اس طرز پر گفتگو کرتی تھیں کہ سننے والیوں میں شرک اور رسومات کے خلاف یقین پیدا ہو جاتا جو کبھی سائل آتا خالی نہ جاتا تھا۔

مرحومہ نے اپنی یادگار دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ بڑے لڑکے کی عمر ۹ سال ہے احباب جماعت کی خدمت میں جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔

(کرم بخش رند معلم وقف جدید کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد سندھ)

۲۔ میرے والد صاحب سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔ (سلیم احمد کلاتھ مرچنٹ کوٹ مومن)

(۳) برادرم کرم سن رسیدہ کا انتقال احمد عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ماسٹر حامد علی لیہ ضلع مظفر گڑھ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۴۹۴:۔ میں ہاجراں بیگم زوجہ اصغر علی خاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تقریباً پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن حال گنگا پور چک ۵۹۱ گ ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۱-۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۳۲/۸ روپے (۲) زیور طلائی ڈنڈی وزنی ماشہ ۶ - ۴ تولے جس کی قیمت موجودہ بحساب ۱۳۰/- فی تولہ مبلغ ۵۸۵/- روپے بنتی ہے بمعہ حق مہر کل رقم ۶۱۷/۸ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد یا اور آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط المرقوم اصغر علی خاوند موصیہ ۵۹-۱-۷

الامتہ:۔ ہاجرہ بیگم زوجہ اصغر علی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ نذیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنگا پور چک نمبر ۵۹۱ بقلم خود

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال چک نمبر ۵۹۱ گ ب ۵۹-۱-۷

نمبر ۱۵۴۹۵:۔ میں مہتاب بیگم زوجہ ڈاکٹر برکت اللہ مرحوم قوم میر کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن گجرات نئی آبادی بیرون شاہ دولہ گیٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ر فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر جو خاوند مرحوم بذریعہ مکان وصول کر چکی ہوں جس کی قیمت اندازاً نو ہزار ہو گی واقعہ محلہ نئی آبادی بیرون شاہ دولہ گیٹ گجرات خاص زیور طلائی یا نقدی کوئی نہیں ہے میں اس مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان مرکز ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد مبلغ ۵۰/- روپے ہے۔ جو میرا بیٹا بطور ماہوار خرچ کے دیتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط راقم الحروف غلام احمد بد وملوی مربی سلسلہ احمدیہ ۵۹-۲-۷

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا مہتاب بیگم زوجہ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب مرحوم بیرون شاہ دولہ گیٹ۔

گواہ شد:۔ میرزا ذکاء اللہ بقلم خود ولد الٰہی بخش مرحوم نئی آبادی، بیرون شاہ دولہ گیٹ گجرات ۵۹-۲-۷

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۵۴۷۴:۔ میں حیات محمد ولد غلام محمد قوم کھٹی پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن دھیر کاہ کلاں حال سکھر ڈاک خانہ سکھر ضلع سکھر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۸-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ میں ایک کچا مکان واقع دھیر کے کلاں ضلع گجرات میں ہے جس کی قیمت اندازاً دو صد ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ تین کنال زمین زرعی دھیر کے کلاں میں ہے جس کی کل قیمت اندازاً چار صد ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ دونوں کی کل مجموعی قیمت قریباً چھ صد ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد بھی کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میرے ورثاء میری اس وصیت کے پابند ہوں گے۔ اس وقت میرا گزارہ تنخواہ پر ہے اس وقت مجھے ۱۲۵/- روپے تنخواہ ملتی ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار چندہ دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر مجھے کوئی آمد ہو گی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ کا چندہ بھی ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ بقلم خود حیات محمد

گواہ شد:۔ عبد الشکور اسلم موصی نمبر ۱۵۰۱۴ نائب سیکرٹری تحریک جدید۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ ۵۹-۸-۲

گواہ شد:۔ محمد یٰسین موصی نمبر ۴۸۹۲ پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ ریلوے کوئٹہ ۵۹-۸-۲

ایک جائداد کو کئی رہائشی یا تجارتی یونٹوں میں تقسیم کیا جا سکے گا

نئے مالکوں کو آپس میں جائدادیں تبدیل کرنے کی اجازت دیدی جائے گی

لاہور ۵ر دسمبر سید ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے کل رات اپنی ماہوار نشری تقریر میں کہا کہ جن مہاجرین کے نام متروکہ جائدادوں کے مالکانہ حقوق منتقل کئے جائیں اگر وہ ایک دوسرے سے ان جائدادوں کو تبدیل کرنا چاہیں تو حکومت ان کے اس اقدام کی حوصلہ افزائی کرے گی تا کہ وہ معاوضہ میں حاصل شدہ رقم کو . . . . حاصل شدہ جائداد کے برابر لا سکیں۔

آپ نے کہا کہ اگر متعلقہ مہاجر متروکہ جائداد کے حقوق کی منتقلی کے بعد اپنے کلیموں کی قیمت کی مطابقت میں ایک دوسرے سے جائدادیں تبدیل کر لیں تو سیٹلمنٹ کے افسروں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ دعوے دار مہاجر حکومت کی طرف سے فراہم کردہ اس رعایت کو خوش آمدید کہیں گے . . . . . .

. . . . کیونکہ اس رعایت کی وجہ سے باہمی سمجھوتے کی بنا پر ایسے مہاجرین کو بڑی متروکہ جائدادیں مل جائیں گی۔ جن کے کلیم تو بڑے ہیں لیکن انہیں تھوڑی سی جائیداد ملی ہے اور ایسے مہاجرین کو چھوٹی جائیداد مل جائے گی جن کا کلیم تو چھوٹا ہے لیکن ان کے نام بہت بڑی جائداد منتقل کی گئی ہے۔

سید ہاشم رضا نے دعوے دار مہاجروں میں منتقل شدہ جائدادوں کے تبادلوں کی کارروائی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جب متعلقہ سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے کوئی متروکہ جائداد کسی دعویدار مہاجر کے نام منتقل کر دی جائے اور دو دعویدار مہاجروں میں ایسی جائدادوں کے تبادلے کے بارے میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس صورت میں انہیں متعلقہ حکام سے ایسی جائدادوں کی تبدیلی کی اجازت حاصل کرنا پڑے گی۔ ایسے حالات میں سیٹلمنٹ افسر دعوے دار مہاجر سے موصول ہونے والی باقی ماندہ رقم کی قسطیں دوبارہ مقرر کریں گے۔ لیکن جائیدادوں کے اس تبادلہ کی اجازت صرف اس صورت میں دی جا سکتی ہے کہ تبدیلی کے خواہشمند دونوں مہاجروں کے نام حقوق ملکیت منتقل کئے جا چکے ہوں اس سے پیشتر کسی شخص کو ایسی درخواست کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

سید ہاشم رضا نے ان متروکہ عمارتوں کا بھی ذکر کیا۔ جن پر ایک سے زائد اشخاص قابض ہیں۔ آپ نے کہا کہ سیٹلمنٹ کے افسروں کے لئے یہ معاملہ بے حد پیچیدہ ہے۔ ماضی میں ایک بڑی عمارت کو بہت سے حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا تا کہ بھارت سے فساد زدہ علاقوں سے آنے والے مہاجرین کی زیادہ سے زیادہ تعداد بسائی جا سکے۔ لیکن اب جب کہ آبادکاری کی سکیم سامنے آئی ہے اور ایسی عمارتوں کے متعلق دو ٹوک فیصلہ کرنا پڑا ہے مصلحت اسی میں دکھائی دیتی ہے کہ ایک رہائشی متروکہ جائیداد کے مالکانہ حقوق ایک ہی شخص کے نام منتقل ہونے چاہئیں اور یہ وہ شخص ہونا چاہیے جسے سب سے پہلے الاٹمنٹ آرڈر ملا ہو چنانچہ اس سلسلہ میں ایسی ہی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں

سید ہاشم رضا نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اب اس پالیسی کے مطابق تقسیم شدہ مکانات کو دوبارہ ایک یونٹ منظور کیا جا رہا ہے اور مستحق افراد کو ان کے مالکانہ حقوق دیئے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا میں نے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو یہ ہدایت بھی کر دی ہے کہ اگر کسی مکان کا قبضہ ایک سے زائد کنبوں کے پاس ہو اور وہ دونوں یا سب مل کر اس پورے مکان کے مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے متمنی ہوں اور انہوں نے اس کے لئے کوئی باہمی معاہدہ بھی کر لیا ہو تو اس صورت میں اس مکان کے مالکانہ حقوق ان کے نام منتقل کر دینے چاہئیں یہ پالیسی بالکل صاف اور واضح ہے۔ ایسے حالات میں ایسے مکانات جو پہلے تقسیم ہو چکے تھے اب ایک ایک شخص کے نام منتقل کئے جائیں گے

سید ہاشم رضا نے کہا کہ بعض ایسی عمارتیں بھی ہیں جن میں ایک سے زیادہ رہائشی حصے یا دکانیں موجود ہیں ان کے مالکانہ حقوق کے انتقال کے لئے اگر پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے متعلقہ افسروں کو ہدایت کر دی ہے کہ جس عمارت میں ایک سے زیادہ رہائشی حصے یا دکانیں موجود ہیں۔ انہیں ایک یونٹ منظور کیا جائے نہ ہی کسی فرد واحد کے نام انہیں منتقل کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی عمارت (ساری کی ساری) کسی ایسے شخص کے نام منتقل نہیں کی جائے گی جو دعویدار بھی ہے اور اس کے پاس دوسروں سے پہلے کا الاٹمنٹ آرڈر بھی ہے نہ ہی ایسے شخص کو اس عمارت کے مالکانہ حقوق منتقل ہو سکیں گے جو غیر دعویدار مہاجر ہے اور اس کے پاس دوسروں کی نسبت پہلے کا الاٹمنٹ آرڈر ہے۔

کشمیر اور دوسرے تمام اختلافی مسائل پر گفتگو ہوگی

صدر آئزن ہاور سے پاک، افغان تعلقات بھی زیر بحث آئیں گے

کراچی ۷ دسمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ وہ صدر آئزن ہاور سے کشمیر سمیت ہمارے اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات کریں گا۔ ان میں لداخ پر چین کا حملہ پاکستان اور بھارت کے اختلافات افغانستان سے پاکستان کے تعلقات اور پختونستان کے مسائل بھی شامل ہیں۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کل صبح راولپنڈی سے کراچی پہنچے تھے تاکہ وہ کل صدر امریکہ کا استقبال کر سکیں۔ وہ ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔

دراصل ایک نامہ نگار نے صدر مملکت کی توجہ صدر آئزن ہاور کے اس بیان کی طرف منعطف کرائی تھی جو انہوں نے کانگرس لیڈروں کے اجتماع میں دیا تھا اور جس کا مفہوم یہ تھا کہ اگر کراچی یا دہلی میں پاکستانی زعماء یا بھارتی لیڈروں کی طرف سے پاک بھارت تعلقات کے موضوع چھیڑا گیا تو میں ان سے اس سلسلہ میں گفت و شنید کروں گا۔ فیلڈ مارشل ایوب نے جواب دیا کہ میں پاک بھارت تعلقات کے علاوہ پاکستان کے دوسرے تمام مسائل بھی چھیڑوں گا۔

ایک رپورٹر نے پوچھا کیا آپ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات بھی زیر بحث لائیں گے۔ صدر پاکستان نے جواب دیا کہ اس ملک کے مسائل بھی بحث کا موضوع بنیں گے اس کے علاوہ ہم سینٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن پر بھی تبادلہ خیالات کریں گے صدر پاکستان نے ایک اخبار نویس کو بتایا کہ اس موقعہ پر لداخ کے علاقہ پر چینی فوج کا حملہ بھی زیر غور لایا جائے گا

آپ سے پوچھا گیا کیا صدر آئزن ہاور سے پاکستان اور بھارت کے درمیان بیچ بچاؤ کرانے کی درخواست کی جائے گی صدر ایوب خاں نے جواب دیا ایسا کوئی خیال نہیں۔ ہم صدر آئزن ہاور کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم بھارت کو باہمی مسائل حل کرنے کے لئے کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ آپ نے کہا بیچ بچاؤ کا کام مشکل ہے۔ کیونکہ ہر ملک اور قوم کے اپنے اپنے مسائل ہوتے ہیں اور اسے ان کی طرف توجہ دینا پڑتی ہے

آپ نے کہا بیچ بچاؤ اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا جب تک فریقین میں یہ احساس پیدا نہ ہو جائے کہ ہمیں

ہر حالت میں اپنے اختلافات رفع کرنے ہیں۔ صدر نے کہا پاکستان اپنے ہمسایوں سے پُر امن طریقے سے گفت و شنید کرنے کے لئے کسی اقدام سے گریز نہیں کرے گا۔

صدر نے ایک اور رپورٹر کو بتایا کہ صدر آئزن ہاور سے بات چیت کرتے وقت مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ، مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ اور امور خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ میرے ساتھ ہوں گے۔

تقریب رخصتانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایک طرح سے ان پر مشرق اور مغرب کی اصطلاح صادق آتی ہے۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جماعت کے ممتاز علماء میں سے ہیں اور سلسلہ کے مخلص کارکن ہیں اسی طرح مکرم مختار احمد صاحب ایاز جن کے بچے کی آج شادی ہو رہی ہے بہت مخلص احمدی ہیں اور فدائیت کا رنگ رکھتے ہیں احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے دین میں دنیا میں۔ ظاہر میں باطن میں اور حال میں مستقبل میں ہر طرح اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

ان مختصر سے ارشادات کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔ باقی احباب جماعت بھی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

میرے چچا محترم غلام یاسین صاحب دو ماہ سے بھیرہ میں بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک محمود اشرف
فضل عمر ریسرچ ربوہ